© rasailojaraid.com

خواجہ محمدّ خاں اسد کے ہاتھ میں رعشہ اور زبان میں لُکنت تھی۔ ساری عمر کوئی ملازمت نہیں کی اور نہ اس قابل تھے۔ معاشی ذمہ داریاں زمین داری سے پوری ہوتی تھیں۔ آپ نے تمام زندگی کتابیں جمع کرنے اور اہلِ علم کی خدمت میں گزار دی۔ حضرو ضلع اٹک میں رہتے ہوئے دس ہزار کے لگ بھگ نادر و نایاب کتب جمع کیں۔ یہ ذخیرہ تاریخ، سیاسیات، سفرنامے، تذکرے، سیرت، لُغت، تصوّف، قرآن کی تفاسیر اور سوانح نگاری پر مشتمل ہے۔ مشہور علمی اداروں کی مطبوعات خاص کر دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء لکھنؤ، دارالمصنّفین اعظم گڑھ، دارالترّجمہ حیدرآباد دکن کی مطبوعات قابلِ لحاظ تعداد میں ہیں۔ قدیم و جدید رسائل کا ذخیرہ اس کے علاوہ ہے۔

اس اہم کتاب خانے میں نادر قلمی کتابوں کا ذخیرہ بھی محفوظ ہے۔ اسی ذخیرے میں ایک نادر کتاب "تاریخِ ارادت خاں" ہے جو ارادت خاں واضح کی تصنیف ہے اور گیارھویں صدی ہجری سے تعلّق رکھتی ہے۔ ہمارے علم کی حد تک تاریخ ارادت خاں کا ایک اور نسخہ انڈیا آفس لائبریری میں بھی محفوظ ہے۔ مولانا غلام رسول مہر نے "میرا کتب خانہ" سے مذکورہ کتاب کا نسخہ حاصل کیا تھا اور پھر اس کی تصیح و تعلیقات اور مقدّمہ تحریر کر کے شائع کرایا تھا۔

اس کے علاوہ مشاہیر کے مکتوبات جو خواجہ اسد کے نام ہیں، ایک بڑی تعداد میں یہاں محفوظ ہیں۔

خواجہ محمدّ خاں اسد بلاشبہہ ہماری علمی و ادبی ثقافت کا اہم حصّہ ہیں اور "میرا کتب خانہ" قابلِ ذکر اور قابلِ توجہ یادگار ہے۔ خواجہ مرحوم کے فرزند جناب راشد علی زئی قابلِ مبارک باد ہیں کہ انھوں نے یہ کتاب شائع کر کے اپنے والد کی زندگی اور کارناموں کو متعارف کرایا ہے۔

آزادی کے بعد اردو ناول

مُصنّف: ڈاکٹر ممتاز احمد خاں

ناشر: انجمنِ ترقّیِ اردو، پاکستان

سنہ اشاعت: ۱۹۹۷ء

مُبصّر: سیّد جاوید اقبال

یہ پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ ہے جو کراچی یونی ورسٹی میں ڈاکٹر ابواللیث صدّیقی کی زیرِ نگرانی تحریر کیا گیا۔ اس مقالے پر مُصنّف کو وزیرِ اعظم لٹریری ایوارڈ برائے ۱۹۹۸ء عطا کیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com